اسلامیات لازمی میٹرک سال اول کے نصاب میں شامل احادیث کا تحقیقی جائزہ
***The Scholarly Evaluation of Aḥādī'th Prescribed for
 Secondary School Certificate Part-I***

Dr. Muhammad Majid

Assistant Professor, Department of Management Sciences, Bāchā
 Khān University, Chārsadda, Pākistān

Dr. Arshad Khan Bangash

Assistant Professor, Department of Sociology & Gender Studies,
 Bāchā Khān University, Chārsadda, Pākistān

Abstract:

Islāmīc Studies is included as a compulsory subject in the Syllabī taught in Schools, Colleges and Universities of Pākistān. While preparing the prescribed courses intended for Islāmīc Studies (compulsory) special emphasis is placed on focusing the entire religion i.e Beliefs, Worship, Ethics etc in the course. Translation and Tafsīr of Qur'ānic verses and Ḥādī'th is also made part of the curriculum. Along with the modern education a student can also be informed about Islām, so that a young generation with a sound knowledge on all lines emerges from educational institutions to meet the future challenges. To achieve this goal great attention is paid to the preparation of the curricula by using expertise in the field, but even then errors do occur in the form of incorrect wording of the Ahādīths and inclusion of less authentic sayings of the holy prophet (SAW) which amounts to committing a great sin by misguiding the youth regarding the factual position of the divine knowledge thus leaving the mind ill-informed about their religion which might prove disastrous for the society in future as the young mind carries with him whatever he learns at school and his formative years. There is a great demand for judging the validity of the less authentic sayings of the holy prophet (SAW) and the need for passing them through research filters is being felt in the educational circles. The article under consideration here aims at probing into the details of the origin of the Aḥādīths prescribed for the 1st part of the Secondary School Certificate Course.

Keywords: *Aḥādī'ths, Text Book, Matric, Mūstadrak, Ibn e Majā*

تعارف موضوع:

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کی سطح پر پڑھائے جانے والے نصاب میں اسلامیات بطور لازمی مضمون کے شامل ہے۔ اسلامیات لازمی کے نصاب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس میں دین کے تمام شعبہ جات یعنی عقائد، عبادات، معاشرت، معاملات اور اخلاقیات کے متعلق مضامین شامل ہو۔ اسی طرح قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ و تفسیر اور احادیث نبویہ کو ترجمہ سمیت نصاب کا حصہ بنایا جاتا ہے، تاکہ دیگر عصری علوم کے ساتھ بچے کی اسلامی بنیاد پر تربیت بھی ہو سکے اور وہ دین کی بنیادی باتوں کو سکول کی سطح پر ہی سمجھ سکے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نصاب کی تیاری انتہائی تجربہ کار ماہرین تعلیم کے سپرد ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات نصاب میں ایسی احادیث شامل ہو جاتی ہے، جن کی صحت مشکوک ہوتی ہے یا حدیث کے اصل الفاظ کی بجائے معنوی روایات ذکر کی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ سکول کی سطح پر سیکھی گئی باتیں تمام زندگی ذہن میں رہتی ہیں اس لئے نصاب میں شامل ایسی احادیث کی نشاندہی کرنا جو حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہ ہو، بچوں کو پڑھانا کسی طور مناسب نہیں بلکہ قصداً ایسا کرنا ایک سنگین گناہ ہے۔ اس وجہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ نصاب میں شامل احادیث تحقیق کے مرحلے سے گزار کر ان کی صحت و ضعف کی نشاندہی کی جائے۔ اسی ضرورت کو مد نظر رکھ کر زیر نظر آرٹیکل میں ٹیکسٹ بورڈ پشاور کے میٹرک سال اول کے نصاب میں شامل احادیث کی تحقیق و تخریج کی جائے گی۔

یہ آرٹیکل تین حصوں پر مشتمل ہوگا، ابتداء میں ایک تعارفی جائزہ شامل ہوگا۔ دوسرے حصے میں نصاب میں شامل احادیث کو نقل کر کے مصادر اصلیہ سے ان کی تخریج کی جائے گی اور ساتھ ساتھ ان کی اسناد سے مکمل بحث کر کے صحت و ضعف کی نشاندہی کی جائے گی۔ تیسرے حصے میں مقالے سے اخذ شدہ نتائج و تجاویز ذکر کئے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱:

"أفضل الأعمال لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الاستغفار".

یہ حدیث تلاش بسیار کے بعد ان الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں کہیں بھی نہیں ملی۔ البتہ اس حدیث کا پہلا حصہ جو "لا إله إلا الله" سے متعلق ہے، اس کو امام ترمذیؒ نے "أفضل الذكر لا إله إلا الله" کے الفاظ کے ساتھ نقل کر کے حسن غریب کا حکم لگایا ہے۔ اس کے علاوہ یہی الفاظ سنن ابن ماجہ (۳۸۰۰) اور مستدرک (۱۸۳۴) میں بھی منقول ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

علامہ ابن حجر نے " لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ " کے فضائل میں دیلمی کی روایت سے "أَفْضَلُ الْعَمَلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ" ذکر کی ہے جو اگرچہ ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں منقول حدیث سے معنی انتہائی قریب ہے لیکن حدیث کی کسی اور کتاب میں نہیں ملی۔
حدیث نمبر ۲:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"

یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں "طلب العلم فريضة على كل مسلم و واضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير" کے الفاظ کے ساتھ روایت ہے۔ جبکہ بیہقی نے سنن الکبریٰ میں "اَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَكُلُّوْا بِالصَّيْنِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سنن ابن ماجہ نے جس سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اس میں حفص بن سلیمان موجود ہے، جس کو امام احمد بن حنبلؒ نے متروک الحدیث، یحییٰ بن معین لیس بئیتہ اور ابو زرہ نے ضعیف الحدیث کہا ہے^۵۔ علامہ بوصیری نے اس اسناد کو حفص بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے^۶۔

امام بزار اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کثیر بن شظیر سے حفص بن سلیمان نے روایت کی ہے اور وہ لین الحدیث ہے اور اس کے علاوہ بھی حفص نے سیدنا انسؓ سے طلب العلم فريضة جن اسانید کے ساتھ روایت کی وہ تمام کمزور و ضعیف ہے^۷۔

جب کہ بیہقی نے جو "اَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَكُلُّوْا بِالصَّيْنِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس کے متعلق ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کا کوئی اصل نہیں اور ابن جوزی نے اس کو الموضوعات میں شامل کیا ہے^۸۔

علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد میں اس حدیث کو چار مختلف اسانید کے ساتھ نقل کیا (جو عبد اللہ بن مسعود، ابو سعید الخدری، عبد اللہ بن عباس اور حسین بن علی رضوان اللہ علیہم اجمعین تک جا پہنچتے ہیں) اور ان تمام اسانید کو مجروح رواۃ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے^۹۔

حافظ مزنی نے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارک مختلف طرق سے منقول ہے اور کثرت طرق کی وجہ سے یہ حسن کے درجے تک پہنچتی ہے۔ علامہ ذہبی نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اس حدیث کے بعض طرق صالح ہے^{۱۰}۔

علامہ سیوطی نے بھی اس حدیث کے بعض طرق کو اجداد کہا ہے۔ علامہ عبد البر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے اسانید اگرچہ معلول ہیں لیکن معنی یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر ۳:

"خبرکم من تعلم القرآن وعلمه"

یہ حدیث صحیح البخاری (۵۰۲۷)، سنن ابی داؤد (۱۳۵۲) اور سنن الترمذی (۲۹۰۷) سمیت احادیث کی کئی کتابوں میں منقول ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

یہ بات مد نظر رہے کہ یہ حدیث متعدد طرق سے روایت ہوا ہے، ان تمام طرق میں کہیں نہ کہیں ضعف موجود ہے سوائے اس سند کے جو سیدنا عثمان بن عفانؓ کے واسطے آئی ہے۔ سیدنا عثمانؓ جس سند میں موجود ہے وہ اس حدیث کی صحیح ترین سند ہے۔

حدیث نمبر ۴:

"من صلی علی مرة فتح الله له بابا من العافية"

یہ روایت احادیث کی کسی کتاب میں نہیں ملی، نہ کسی شارح حدیث نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ اہل سنت میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔ البتہ شیعہ مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علامہ باقر مجلسی نے بحار الانوار^۱ اور محمد بن محمد السبزواری نے جامع الاحبار^۲ میں اس کو بغیر سند ذکر کئے نقل کیا ہے۔ لیکن ان دونوں حضرات نے بھی اس حدیث کو فتح اللہ علیہ کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے، جبکہ ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں فتح اللہ لکھے الفاظ مذکور ہیں۔

حدیث نمبر ۵:

"لا يؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به"

اس حدیث کو علامہ بغوی نے شرح السنۃ (۱۰۴)، ابن بطہ نے الابانۃ الکبریٰ (۲۷۹) اور ابن ابی عاصم نے السنۃ (۱۵) میں نقل کیا ہے۔ ان سب کتب میں یہ حدیث نعیم بن حماد کی سند سے نقل کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے ابن ابی عاصم نے اس کو ضعیف کہا ہے^۳۔

نعیم بن حماد مختلف فیہ راوی بعض ائمہ ان کی احادیث قبول نہیں کرتے۔ امام نسائی نے حماد کو ضعیف اور لیس ثقہ کہا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حماد کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۰ کے قریب احادیث ایسی ہیں، جن کا کوئی اصل نہیں^۴۔

لیکن دوسری جانب کئی ائمہ نے انہیں ثقہ کہا ہے جیسے امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے^۵ اور امام بخاری نے بھی ان کی احادیث نقل کی ہیں۔

حدیث نمبر ۶:

"لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا"

یہ حدیث سنن ابی داؤد (۴۹۴۳)، سنن الترمذی (۱۹۱۹)، مسند احمد (۲۳۳۰) اور المستدرک للحاکم (۲۰۹) سمیت کئی کتب میں منقول ہے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کو صحیح کہا ہے^{۱۷}۔

حدیث نمبر ۷:

"الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ"

ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں یہ حدیث "کِلَاهُمَا" کے الفاظ کے ساتھ نقل ہے۔ حالانکہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت کتب حدیث میں کہیں بھی نہیں ملی۔ نہ ہی کسی محدث یا شارح نے اس کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کِلَاهُمَا کے الفاظ مدرج ہے، لیکن ان الفاظ کا ادراج کرنے والے کے متعلق معلوم نہ ہو سکا۔

علامہ طبرانی نے مسند بزار (۱۰۳۷) اور معجم الصغیر (۵۸) میں "الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ"^{۱۸} کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند کو اکثر ائمہ نے حسن و جید کہا ہے سوائے علامہ البانی کے جنہوں نے اس کو ضعیف کہا ہے^{۱۹}۔

البتہ اسی معنی کی کئی صحیح روایات کتب حدیث میں موجود ہیں جو ادراج اور ضعف سے محفوظ ہیں، ان احادیث میں سنن ابی داؤد (۳۵۸۰)، سنن ترمذی (۱۳۳۷)، سنن ابن ماجہ (۲۳۱۳)، المستدرک (۷۰۶۶) میں روایت "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشي والمرتشی"^{۲۰}، مسند احمد (۹۰۲۳)، اور صحیح ابن حبان (۵۰۷۶) میں منقول "لعن اللہ الراشي والمرتشی"^{۲۱}، ابن ماجہ (۲۳۱۳)، مسند احمد (۶۹۸۴)، مصنف عبد الرزاق (۱۴۶۶۹) اور معجم طبرانی (۱۴۲۰۱) میں مذکور "لعنة الله على الراشي والمرتشی"^{۲۲} شامل ہیں۔

حدیث نمبر ۸:

"ان أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً"

یہ حدیث مبارک شرح السنۃ (۳۴۹۵) للبعوی انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ جبکہ سنن ابی داؤد (۴۶۸۲)، سنن الترمذی، المستدرک للحاکم (۲) اور مسند احمد (۷۰۰۲) سمیت احادیث کی کئی کتابوں میں "أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً" کے الفاظ کے ساتھ منقول

ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حسن صحیح^{۲۳} اور امام حاکم نے صحیح کہا ہے^{۲۴}۔

حدیث نمبر ۹:

"کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ"

یہ حدیث مبارک انہی الفاظ کے ساتھ صحیح البخاری (۸۹۳)، صحیح مسلم (۱۸۲۹)، سنن ابی داؤد (۲۹۲۸) اور سنن ترمذی (۱۷۰۵) وغیرہ میں روایت کیا گیا ہے۔ علامہ سیوطی نے اس حدیث کو نقل کر کے صحیح کہا ہے^{۲۵}۔ علامہ البانی نے بھی اس حدیث پر صحت کا حکم لگایا ہے^{۲۶}۔

حدیث نمبر ۱۰:

"خیر الناس من ینفع الناس"

یہ حدیث مبارک کنز العمال (۴۴۱۵۴) کے علاوہ کسی اور کتاب میں نقل نہیں کی گئی اور کنز العمال میں بھی علامہ سیوطی کے نسبت سے بغیر سند کے منقول ہے^{۲۷}۔ علامہ عجلونی الدمشقی نے کشف الخفاء (۱۲۵۴) میں اس کے متعلق کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حدیث ہے کہ نہیں^{۲۸}۔ البتہ کتب حدیث میں اس کے ہم معنی یہ روایت موجود ہے: "خیر الناس أنفعهم للناس"^{۲۹}۔

لیکن اس حدیث کے متعلق بھی اتحاد الخیرۃ (۵۱۷۶) میں علامہ بوصیری نے فرمایا ہے کہ اس کی سند میں سکین بن ابی سراج موجود ہے جو کہ احادیث وضع کرتا ہے اور موضوعات کو روایت کرتا ہے۔ اسی طرح امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے^{۳۰}۔

نتائج و تجاویز

۱. ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں شامل دس احادیث میں سے چھ احادیث (حدیث نمبر ۲، ۳، ۸، ۹، ۶) کی سند کوائمہ نے صحیح قرار دیا ہے۔
۲. حدیث نمبر ۱ ٹیکسٹ بورڈ کی نصاب میں موجود الفاظ کہیں بھی نہیں ملے البتہ اس معنی کے قریب دیگر الفاظ کتب میں ملے ہیں۔
۳. حدیث نمبر ۴ کو کسی بھی محدث یا شارح نے نقل نہیں کیا اور شیعہ مکتبہ فکر کے جن کتب میں نقل کیا گیا ہے وہاں بھی بغیر سند کے نقل ہے۔
۴. حدیث نمبر ۸ مدرج ہے اور اس میں کلاہما کے الفاظ حدیث کا حصہ نہیں ہے۔

۵. حدیث نمبر ۱۰ میں مذکورہ الفاظ کتب حدیث میں کہیں بھی نہیں ملے، البتہ معنوی طور پر اس سے قریب ایک روایت موجود ہے، لیکن محدثین نے اس کو بھی ضعیف کہا ہے۔
۶. کسی بھی معاشرے میں نصاب بچوں کی ذہنی تربیت میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے بلکہ یہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ نصاب ہی سے معاشرے بنتے ہیں، لہذا نصاب سازی میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اور خاص طور پر قرآن و حدیث کے معاملے یہ احتیاط ایک دینی فریضہ بن جاتا ہے۔
۷. ٹیکسٹ بورڈ میں نصاب سازی کے لئے جو حضرات مقرر ہوتے ہیں ان کی صلاحیت و قابلیت شک و شبہ سے بالاتر ہوتی ہے پھر بھی انسانی کام میں غلطیوں کا احتمال رہتا ہے۔ اس لئے ٹیکسٹ بورڈ انتظامیہ اسلامیات کی نصاب سازی میں دیگر امور کے ساتھ احادیث کی صحت و ضعف معلوم کرنے کے لئے بھی اس فن کے ماہرین سے رجوع کرنا چاہیے، تاکہ نصاب میں ضعیف و بے اصل احادیث شامل نہ ہو۔

حواشی و حوالہ جات

- ۱ سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، رقم الحديث: ۳۳۸۳
- ۲ الفتاویٰ الحدیثیہ، أحمد بن محمد بن علی بن حجر المیشمی، ۱، ۵۴، دار الفکر، بیروت
- ۳ سنن ابن ماجہ، افتتاح الكتاب فی الإیمان و فضائل الصحابة والعلم، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم الحديث: ۲۲۴
- ۴ المدخل إلى سنن الکبریٰ للبيهقي، باب العلم العام الذی لا یسع البالغ العاقل جهله، رقم الحديث: ۳۲۵
- ۵ الجرح والتعديل، ابن أبی حاتم، عبد الرحمن بن محمد، ۳، ۱۷۳، دار إحياء التراث العربی، بیروت، ۱۲۷۱ھ/۱۹۵۲ء
- ۶ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة، أحمد بن أبی بکر البوصیری، ۱، ۳۰، دار العربیة، بیروت، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء
- ۷ مسند البزار، مسند أبی حمزة انس بن مالک، رقم الحديث: ۶۷۴۶
- ۸ الموضوعات، عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، ۱، ۲۱۶، المكتبة السلفية، المدينة المنورة، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء

- ۹ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، على بن أبو بكر الهيثمي، ۱: ۱۲۰، مكتبة القدسي، القاهرة، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء
- ۱۰ كشف الخفاء ومزيل الإلباس، اسمعيل بن محمد العجلوني، ۱: ۱۵۶، المكتبة العصرية، بيروت، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء
- ۱۱ الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة، عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، ۱: ۱۴۱، جامعة الملك سعود، الرياض
- ۱۲ بحار الأنوار، علامه باقر مجلسي، ۹۴: ۴۱۱، إحياء الكتب الإسلامية، قم، ايران، ۱۴۳۰ھ/۲۰۱۰ء
- ۱۳ جامع الأخبار، محمد بن محمد السبزواري، فصل ۲۸، رقم الحديث: ۳۴۴ مؤسسة أهل بيت لإحياء التراث، بيروت
- ۱۴ كتاب السنة، أبو بكر بن أبي عاصم الشيباني، باب ما يجب أن يكون هوى المرء تبعاً لما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۱۵، المكتب الاسلامي، بيروت، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء
- ۱۵ جامع العلوم والحكم، عبدالرحمن بن أحمد بن رجب، ۲: ۳۹۴، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
- ۱۶ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، يوسف عبدالرحمن المزني، ۲۹: ۳۶۹، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء
- ۱۷ المستدرک على الصحيحين، كتاب الإيمان، وأما حديث سمرة بن جندب، رقم الحديث: ۲۰۹
- ۱۸ المعجم الصغير، سليمان بن أحمد الطبراني، باب الألف، من اسمه أحمد، حديث: ۵۸، المكتب الاسلامي، بيروت، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
- ۱۹ ضعيف الجامع الصغير وزيادته، محمد ناصرالدين بن الحاج نوح الألباني، ۱: ۴۶۲، المكتب الاسلامي، بيروت
- ۲۰ سنن أبي داود، كتاب الأفضية، باب في كراهية الرشوة، حديث: ۳۵۸۰
- ۲۱ مسند أحمد، أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أبو هريرة، حديث: ۹۰۲۳، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء
- ۲۲ سنن ابن ماجه، ابن ماجه محمد بن يزيد، كتاب الأحكام، باب التغليظ في الخيف من الرشوة، حديث: ۲۳۱۳، دار إحياء الكتب العربية، حلب
- ۲۳ سنن الترمذي، أبواب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، رقم الحديث: ۱۱۶۲

- ٢٤ المستدرک علی الصحيحين، کتاب الإيمان، رقم الحديث: ٢
- ٢٥ السراج المنير، عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، ١: ٢٠٢، دار الصديق توزيع مؤسسة الريان، ١٣٣٠ هـ/ ٢٠٠٩ء
- ٢٦ صحيح جامع الصغير و زيادته، ناصر الدين بن الحاج نوح الباني، ٢: ٨٣٨، المكتب الاسلامي، بيروت
- ٢٧ كتر العمال في سنن الأقوال والأفعال، علي بن حسام الدين المتقي الهندي، ١٦ : ١٢٨، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٣٠١ هـ/ ١٩٨١م
- ٢٨ كشف الخفاء ومزيل الإلباس، اسماعيل بن محمد العجلوني، ١: ٣٥٠، المكتبة العصرية، بيروت، ١٣٢٠ هـ/ ٢٠٠٠ء
- ٢٩ مسند الشهاب القضاعي، محمد بن سلامة القضاعي، ٢: ٢٢٣، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٣٠٧ هـ/ ١٩٨٦م، رقم الحديث: ١٢٣٣
- ٣٠ إتحاف الخيرة المهرة بزاوائد المسانيد العشرة، أحمد بن أبي بكر البوصيري، ٥: ٥٢٥، دار الوطن للنشر، الرياض، ١٣٢٠ هـ/ ١٩٩٩ء

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (<http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/>).